سوال

میں نے ایک لڑکی سے شادی کی، ہم دونوں دس سال سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ ہم اچھی زندگی بسر کر رہے تھے، آٹھ مہینے بعد ہمیں مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ چھوٹی چھوٹی بے مقصد باتوں پر لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ ہم ایک دوسرے سے کئی کئی ہفتے بات نہیں کرتے تھے۔ ایک دوسرے کو بہت برا سمجھنے لگے اور مجھے کبھی کبھار بیڈ روم سے عجیب عجیب سی آوازیں بھی آتی تھیں۔ میری بیوی مجھے شکایت کرتی تھی کہ اُس کو ڈراونے اور خوفناک خواب آتے ہیں۔ ہم دونوں کی ازواجی زندگی بھی خراب ہوگئی تھی جو کہ پہلے بالکل ٹھیک تھی۔ ساتھ ساتھ مجھے ذہن میں آوازیں آتی تھیں کہ وکیل کے پاس جاؤ اور اس کو فارغ کردو۔ میں وکیل کے پاس اپنے بھائی کے ساتھ گیا اور پیپر پر سائن کرکے اس کو بھجوا دیا، میں اس وقت ہوش و حواس میں نہیں تھا، مجھے بالکل بھی علم نہیں تھا کہ میں اپنی زندگی اور گھر خود تباہ کررہا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اپنے منہ سے طلاق کا ایک لفظ نہیں نکالا صرف پیپر سائن کرکے بھجوا دیا۔ طلاق کے پیپرز سائن کرنے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں اور میری بیوی پر سحر (جادو) ہوا تھا جو ہماری شادی توڑنے کے لیے کسی نے کروایا تھا۔ میں ایک سنی مسلمان ہوں۔ میں اللہ، قران اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں اور میرا کوئی طلاق سے دینا لینا نہیں تھا لیکن بغیر سوچے سمجھے مجھ سے یہ کام ہوگیا اور میرا گھر ٹوٹ گیا۔ ہم دونوں بے قصور ہیں۔ میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ سحر (جادو) کی حالت میں دی ہوئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کے واقع ہونے کے لیے شرط ہے کہ خاوند ہوش و حواس میں ہو اور مجبور نہ ہو، اگر خاوند ہوش و حواس میں نہیں ہے یا مجبور ہے تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

امام رحیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ زَالَ عَقْلُهُ بِغَيْرِ سُكْرٍ مُحَرَّمٍ كَالنَّوْمِ وَالْإِغْمَاءِ وَالْجُنُونِ وَشُرْبِ الدَّوَاءِ الْمُزِيلِ لِلْعَقْلِ وَالْمَرَضِ؛ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ (مطالب أولی النہی: جلد نمبر 5، صفحہ نمبر 321)

تمام مسلمانوں کا (امت کے تمام مجتہد علماء کا) اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر انسان کی عقل نشے کے علاوہ کسی اور چیز جیسے نیند، بے ہوشی، پاگل پن یا دوائی پینے سے زائل ہوجائے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لا طَلَاقَ ولا عِتَاقَ فِي غَلَاقٍ (سنن أبی داود، طلاق: 2193)(صحیح)

طلاق اور غلام آزاد کرنا مجبوری میں نہیں ہوتا۔

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ سنن ابن ماجہ، الطلاق: 2045)(صحیح).

بلاشبہ اللہ تعالی نے میری امت سے غلطی، بھول اور مجبوری کو رکھ دیا ہے (یعنی اس پر مؤاخذہ نہیں ہوگا)۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں : سیدنا عمر، علی اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین زبردستی لی گئی طلاق کو واقع نہیں کرتے تھے ۔ (إعلام الموقعين : جلد نمبر : 5، صفحہ نمبر :189).

اگر آپ کو واقعتا جادو ہوا ہے اور اس جادو سے آپ کی عقل پر اتنا اثر پڑا کہ آپ پاگل ہوگئے تو آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی ۔

اگر جادو سے آپ کی عقل زائل نہیں ہوئی لیکن آپ کے ارادے اور اختیار پر اس کا اثر ہوا تو پھر بھی آپ کی طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ انسان کا جب اپنا ارادہ نہ ہو تو وہ مجبور ہوتا ہے اور مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی ۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد